



مجلس ابحاث اسلامی
معدن فتوی

سوال

(562) فون کے ذریعے چاند کی شہادت

جواب



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی دوسرے شہر سے فون کے ذریعے خبر یا شہادت لیکر چاند کا اعلان کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

موبائل کے ذریعے حاصل کردہ خبر پر اعتماد کرنا جائز ہے، کیونکہ ٹیلی فون بھی تحریر ہی کے حکم میں ہے۔ جس طرح دو تحریروں میں مماثلت کا اندیشہ ہو سکتا ہے، بالکل اسی طرح بعض اوقات انسان دو آوازوں کا فرق نہیں کر پاتا۔ مگر جس طرح تحریر کے صحیح ہونے کا غالب گمان بعض دوسرے قرآن و شواہد اور خارجی اسباب سے ہو سکتا ہے، ویسے ہی ٹیلی فون کا بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ نے کسی شخص کو پہلے ہی خبر دینے کے لیے مقرر کیا ہو پھر وہ وقت مقررہ پر آپ کو خبر دے دے یا آپ خود بذریعہ فون اس سے رابطہ قائم کر لیں تو آپ کو پتا چل جائے گا کیونکہ اس کی آواز سے پہلے ہی آشنا ہوں گے تو بڑی حد تک آپ کو اس کا غالب گمان حاصل ہو جائے گا کہ یہ اسی شخص کی آواز ہے جس کو مقرر کیا گیا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے دیوبندی معاملات میں ہم ایسے شواہد و قرآن کا سہارا لیتے ہیں۔

اس لیے ان مواقع پر جن کا تعلق خبر اور اطلاع سے ہے ٹیلی فون کا اعتبار کیا گیا ہے لیکن جہاں شہادت اور گواہی مطلوب ہو وہاں محض فون کافی نہیں رہتا اور ضروری ہے۔ ایسے مواقع پر اس تدبیر پر عمل کرنا چاہیے کہ دارالقضاء یا رویت ہلال کی گواہی لے لیں اور پھر فون کے ذریعے مرکز کو اس کی اطلاع دے دی جائے۔

موبائل کے ذریعے خبر و اطلاع دی جاتی ہے گواہی نہیں، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے ضلعی و تحصیل سطح پر رویت ہلال کمیٹی بنائی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص چاند دیکھنے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ گواہوں کی موجودگی میں تحصیل یا ضلعی سطح کی رویت ہلال کمیٹی کے سامنے گواہی دے گا کہ اس نے چاند ان گواہوں کی موجودگی میں دیکھا ہے اور وہ قابل اعتبار شخص ہونا چاہیے۔ کمیٹی اس کی تحقیق کرے گی پھر یہ چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں مرکزی کمیٹی کو شہادت کی اطلاع بذریعہ فون دیں گی نہ کہ گواہی۔ لہذا بذریعہ فون گواہی اور شہادت کی اطلاع دینا جائز ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے بذریعہ ٹی وی اور ریڈیو خبر اور اطلاع دی جاتی ہے۔ تو پتہ چلا کہ بذریعہ فون گواہی کی خبر دی جاتی ہے نہ کہ گواہی اور خبر دینا جائز ہے۔

بدامعذرتی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1